الصبح مع خدا کا اکرم ہے — عزت افزا ہے ارفع عالم ہے

بمبئی
کشف الاخبار کاشف الاسرار

کیوں نہ سمجھے ہر ایک اسکو عزیز — کشف الاخبار جان عالم ہے

No 5 The Bombay Kushful Akhbar L 20

جلد ۲۰ مورخہ ۱۰ شہر جمادی الاول ۱۲۹۴ ہجری مطابق ۲۰ جولائی ۱۸۷۷ روز پنجشنبہ باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۲۷

اشتہار اس اخبار کاشف الاسرار کا ہر ہفتہ میں ایک بار روز پنجشنبہ کو
چھپا کرے باستثنا کالالتزام تابعد ہفتہ ہیں اسمین سوا تمہ جملہ اخبارات معہ اقتباسات
انگریزی اور دوسرے شہر کے کام نواہی بالتحقیق کا نام زیر کیسیل ہوا اور مدت
سے ہزار ان پر اپنا کام نہیں تو من قلم کو بھی لکھنے سے باز رکھینگے جو صحیح اور تحقیق ہو
اخبار لینگے قیمت اسکی ہر مہینہ ماہوار پیشگی ایک روپیہ مابعد ایک سوا روپیہ
سالیانہ پیشگی بارہ روپیہ مابعد سال بندرہ روپیہ اور ہر مہینہ پیشگی ششماہی سوا
محصول ڈاک سات روپیہ مابعد دس روپیہ سالیانہ پیشگی معہ محصول سوا تیرہ روپیہ
اور نیز روپیہ پیشگی سالیانہ سوا پندرہ روپیہ مابعد بیس روپیہ اور مابعد پہر دوسرے سال کے
ساتھ روپیہ دینا پڑیگا قیمت پیشگی ہمراہ درخواست اخبار کے مرحمت فرماوین
زیادہ مدت ایک مہینہ کی ہے اسکے بعد بشرح مابعد کے محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی
قابل بلاد کے ارسال فرماوینگے ہنڈوی نہ ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ جسقدر کے عنایت
نہ فرماوینگے پہنچنے میں ٹکٹ جسقدر ٹکٹ ہوں اونکے فروخت کرنیکا حق ... ان
فی روپیہ ایک آنہ زیادہ دینا ہوگا کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ بند رہتا ہے کو بکتا ہے جو
سالیانہ کے خریدار ایک قطعہ اخبار بھی لینگے قیمت سال کی برابر دینی پڑیگی پیشگی
کا روپیہ واپس نکیا جاویگا جسکو اخبار ہو توقف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو
ادا کرے جب تک قیمت ادا نہوگی باوجود عدم ارسال اخبار کے ماہواری
اسکے ذمے واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی قیمت چہار آنہ اشتہار
فی سطر اجرت اشتہار پیشگی چار روپیہ ہے اور مطلب نیک نامی عالم کا ابتدائی سطر لیا جائیگا

کشف الاخبار بمبئی اخبار تازہ شہر ہائے انڈیا میں مشہور ہے زبان کی
شہرت ہے کہ مسٹر این ڈ نیل صاحب جو شہر پونہ کے جج اور سیشن جج اور سردار ان
دکن میں عہدہ ایجنٹی سرکاری پر مامور تھے وہ اب شہر بمبئی کے مجسٹریٹ اعلیٰ ہو
گئے ہیں کہتے ہیں کہ صاحب موصوف اپنی خوبی اخلاق اور حسن رفتار انصاف کے
ہر جگہ نیکنام ہیں جو ادا ہم امید ہے کہ اس شہر عظیم الشان ... بھی اپنے اقبال اور
عدالت رعایت کی خوبی دکھلاوینگے انصاف گستری اور رعیت پروری میں بہت مشہور
ہو جاوینگے — **یادگار** دیکھو خلق اور خوش نیتی و نیک شعاری نعمت کیسی
کیسی عمدہ چیز ہے خصوصاً یہ صفتیں جب حاکم میں ہوں کیا ہر دل عزیز ہو جاتا
مسٹر کاٹن صاحب بمبئی کے متوفی مجسٹریٹ سابق جو رخصت لیکر ولایت گئے تھے اور ایام
ایام رخصت کا تمام ہو جانے سے اپنے اوس عہدہ پر آنے تھے لیکن ابھی میں
شہنشاہ دوجہان مالک زمین و آسمان کی سرکار میں آمد نیاز کی مدت رخصت
پوری ہو جانے سے مقام اسکندریہ میں پہنچکر گذر گئے یہ خبر بمبئی میں آنے سے صاحب
موصوف کے اوصاف حمیدہ کے باعث اکثر آدمیوں کو ملال ہوا انمیں خصوصاً
ایام یادگار رہنے کا خیال ہو کہتے ہیں کہ اسکو ایک چندہ لگایا اور اس میں
پولس کے سب نوکروں نے بھی ایک ایک دن کی تنخواہ کا حصہ دینا منظور کیا ہے

فریب انگریزی مخبروں کی زبانی کیفیت دغابازی ایک انگریزی
نام کے ایک انگریز پیشہ فریب کا معلوم ہوا کہ ایک لیون وکیل کے نام سے
جعلسازی کی ایک جھوٹی دستاویز بطور دستخط بنا کر کام میں لاتا جاتا تھا

اس علت مین گرفتار ہے کہ محکمہ پولیس مین مسٹر ڈوساجانی مجسٹریٹ کے سامنے
روبکاری کو آیا تھا تحقیقات کرنیکے بعد نام اوسکا محکمہ شیشن کی فہرست مین
لکھا گیا تھا۔ **اجلاس محکمہ شیشن** مخبر واقف کار کی زبانی سے خبر
گرفتاری آب عدالت سلطانی ہے کہ بمبئی کے سال حال کی تیسری مرتبہ کی کچہری
شیشن سر چارلس سارجنٹ صاحب جسٹس کے اجلاس مین تاریخ ۹ جون آغاز
پائی گنہگاران جفاکار کے دل تھر تھرانے لگے شامت بدکاریکی سامنے آئی اس میں مبتلا ہوکر
واسطے انصاف طلب ہین جس مین ۲۹ قیدی گنہگار یہہ سب ہین آٹھ نفر ہنود
اور دو مسلمان ہین دو مجرم کارستان مین دو شخص انگریز بھی داخل تھا ہین اور ۱۹
نفر پارسی بدکار ہین اونکے قصورون کی تفصیل جو معلوم ہے ذیل مین مرقوم
ہے قصور خون کے ۴ مقدمے + عمداً جسم کو نقصان پہنچانیکا ایک + چوری کے ۲
گھر توڑ کے چوری ۳ + جھوٹی گواہی دینے کے ۴ + فریب کے ۴ + دغابازی کا ایک
زنا کا ایک — اب انکی روبکاری اور سزا کا حال جو معلوم ہوگا مرقوم ہوگا +

ممالک یوروپ اور شاہان یوروپ کی حالت اطلاعات

عام ہے شغنی نزہۃ الکلام دار الخلافہ قسطنطنیہ خاص ستارہ عالیہ سلطانی سے تاریخ گیارہ
ربیع الثانی کا اخبار الجوائب ہمارے پاس آیا اوسکے بہتر مضامین سوا نظر فرمائین حالات
ممالک یوروپ کے باب مین تاسف نتیجہ ان بلکو ایسی خوشخبری دیتا ہے کہ اندنون
سلاطین یوروپ کے بادشاہون اور شہنشاہون کے باہم صلح جوئی کا رابطہ خوش رفتار
جاری اور مسلوک ہے اوسکی بنیاد بالکل صلح اور منفعت عام پر مستحکم نظر آتی ہے
کیونکہ شاہان یوروپ کو بہت آزمائشون اور تجربات متواتر کے ساتھہ معلوم ہوگیا
ہے کہ آپس مین صلح سے رہنا اور غیر کے حق پر دست ظلم اور زبردستی کا دراز کرنا
ملک کے واسطے بہت مناسب ہے بہ نسبت دشمنی اور لڑائی کے اتفاق کرنا
سب سے اسکو اعلیکہ اب ہرایک بادشاہ اپنی رعایا کو بہتر اولاد کی طرح سمجھتے ہین پس
اس صورت مین ایک تھوڑی سی زمین کے لیے مین اپنے ملک کی ترقی کرنا منظور خاطر
کرین یا کسیقدر جواہرات کو خلق خدا کی خونریزی سے حاصل کرنے کی
صورت بنا دین یہہ بات کیونکر ہوسکتی ہے کہ بلا تقع ... ملاحظہ کرینگے

اشتہار

خدا کی عبادت اور عجائب ان لوگو کی چور رہا ہے اور جسکو بہتر اولاد کی طرح سمجھتے ہین
اور اوسکا قتل اور ہلاک ہونا کس طرح سے گوارا کرین اور اب خوشی کی نشانیون مین
سے ایک خوشخبری ایسی پر اسٹریا کے سینٹ پیٹرسبرگ پایۂ تخت روس مین جا نکلی
بتلاتے ہین کہ بادشاہ اسٹریا کا پایۂ تخت روس مین گیا تھا اور بعد دیکر ان دونون
بادشاہون کے درمیان بہتر اتفاق پیدا ہوا تھا اور اب بادشاہ اسٹریا نے شاہ روس کے
نام سے ایک پل بہہ شہری علامت دوستی کی ہے اور اوس موقع سالگرہ کے
شاہ کی عجائب خانہ کیوقت اوس کا بادشاہ شاہ اسٹریا کے پایۂ تخت شہر ویانا مین آیا
اور شہر برلن تخت گاہ جرمن مین ان بادشاہون کے باہم ملاقات مین جو ہوئی ہے
بہت تپاک اور محبت کی علامت ہے کہ یہہ بادشاہ آپس مین صلح کے ساتھ
رہنا پسند کرتے ہین مزاحم اور لڑائی کو بہتر نہین جانتے ہین اور جو کہ درمیان
شاہ اٹالیا اور اسٹریا کے تھا مین نقار خاطر اور عداوت کا گمان تھا اوس کا
بہت ہونے سے رفع ہوگیا اور خصوصاً بادشاہ اسٹریا نے شاہ اٹالی کے ویرونا کی
حوالہ ان اور عین وہ دوستی اور یگانگی کا رابطہ دونون جانب سے زیادہ مستحکم ہو سکتا
اور سب سے زیادہ قابل مطلب تو وہ صدر کی ہے کہ شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا
کی شادی شاہ روس کی دختر کے ساتھ ہوئی اور بعد اوسکے آنا شاہ روس
لندن مین اسواسطے ایسا بھی اختلاف اور نفاق وغیرہ کے شبہ کو دفع
کر سکتا اوسکے علاوہ قرابت اور رابطہ اتحاد کے استحکام باب مین اندنون
ایک یہہ تذکرہ مشہور و زبان زد ہو رہا ہے کہ شاہ روس کے فرزند گرانڈ ڈیوک
الیکسس کی شادی جناب ملکہ انگلستان کی دختر کے ساتھ ہونیکی تجویز ہے
اور امسال بادشاہ روس جب لندن سے مراجعت کرکے روانہ ہوا اس نام کے
شہر مین بادشاہ جرمن سے ملاقات ہوئی یہہ ملاقات اور رابطہ اتحاد کہ سابق مین
اون دونون بادشاہون کے متواتر ملاقاتون سے مستحکم ہوا تھا اور بھی زیادہ
مشہور ہوئی اور وہان بادشاہ اوسنے ساتھ شاہ روس کی ملاقات ہوئی
اور اپنے فرزند گرانڈ ڈیوک ولادیمیر کی شادی بیگم ڈچز آف مکلنبرگ کے ساتھ
کرنا قبول ... یہہ علاوہ بشارت ہے اگرچہ صاحبان ... کے

سب باتین بہتر ہین مگر لندن ٹایمس کے راقم صاحب ہفتہ گذشتہ کے اخبار مین
ایک اور ہی دوسری راگ گا رہے ہین لکھتے ہین کہ جو دشمن اخبار کا کُنا
ہنس ہین انکو لازم ہے کہ جرمن کی سرکشیونکا علاج کرین اور انکے اس جو لکی مبادا
اس امر پر ظاہر ہے کہ لندن ٹایمس کو ایسا اعتقاد ہو گیا ہے کہ پرنس بسمارک وزیر
جرمن نے شاہ ڈنمارک کو اسی ترغیب دی ہے کہ شہر ہیس اور سابوی کو فرانس کے
قبضہ تصرفات واپس کر لیوے مگر شاہ ڈنمارک کے اخبار سرکاری نے ان خفیہ ملکون
سے انکار کیا اور تشریح اس معاملہ کی اس طرح ہو سکتی ہے کہ گورنمنٹ انگلنڈ اور
گورنمنٹ استریہ کو ضرور ہے کہ اندونون بادشاہ روس اور انکے ملکون مین گشت کرتے
ایسی اسیوقت مین گورنمنٹ روس کے ساتھ متفق کرکے جرمن کو فرانس
پر دست درازی کرنے سے باز رکھے اور گورنمنٹ انگلنڈ کے وزیر خارجہ نے
مجلس پارلیمنٹ مین جو گفتگو کی ہے اوس سے صاف معلوم اور مفہوم ہوتا ہے کہ اگرچہ آتش
فرانس کی ظاہر مین خاموش اور سرد نشین خاک نظر آتی ہے لیکن اس آگ اور
اوسکے شعلون شرر بار سے خوف کیا جاتا ہے کیونکہ اوس جنگ کا نتیجہ جیسا کہ ہمیشہ [illegible]
کا وقت ہم مقرر نہین کر سکتے ہین کہ کب واقع ہوگا لیکن یہہ تو کہہ سکتے ہین اور
سمجھتے ہین کہ ایک نہ ایک دن ضرور پیدا ہونے والا ہے اگر فیما بین جرمن اور فرانس کے
آتش جنگ شعلہ زن ہوگی تو پھر آلزس اور لارین نام کے شہر مشہور جو ملک
جرمنی کے قبضہ حکومت مین چلے گئے ہین اب اون شہرونکو اپنی حکومت سے نکلا تصرف غیر مین
رہنا دیکھا گیا اور اونکے واپس لینے کی فکر مین بیقرار ہونگے یا اسطرح خاموش
ہو کر بیٹھ رہینگے یہہ بات قیاس مین نہین آتی ہے جسوقت فرانس کو وقت اور
قابو ملا تو دیکھ لینا کہ آتش جنگ مشتعل بلا تحت شرر بار ہو جائیگی اور یہی بات
صاحب لندن ٹایمس نے بھی خیال کی ہے اسی سبب سے فرانس کو بطور مشفقانہ نصیحت
کی کہ وقت تنگ ہے اور حالت نازک اور دشمن قوی ہے لہذا اعتدال کا اختیار کرنا
بلکہ یہی آتا ہے تمام اہل لڑائی اور ارباب سیاست کی ہے اب یہان جو ہر تین بادشاہون کا
باہم ملاقات کرنا اور آپس مین رابطہ قرابت کا مستحکم ہونا یہہ بال دو عدو ہونا
مین جو کچھ کہا جاتا ہے سب عاہدہ اور رائگان ہو جائیگا اور یہہ جو مشہور ہے

مع اسپین صلح اور اتحاد کے سابقہ مین بحث ہے فقط اخبار جوائب کشف الاخبار
[illegible] غور کرنا چاہا مگر یہہ بہت مشہور اور نامور اخبار جوائب خاص دار الخلافہ قسطنطنیہ
بارگاہ سلطانی مین چھاپا جاتا ہے ملک یورپ اور شاہان یورپ کا کچھ
حال بے تحریر کیا جاتا ہے مگر روس اور حضرت سلطان روم کے کچھ برخلاف کے
باب مین ایک حرف بھی نہین لکھا معلوم ہوتا ہے اگر ان دونون دولتون مین
کوئی ذرا بھی صورت نقصان کی نظر آتی تو اپنے خاص شہر قیام گاہ اور [illegible]
مالک بادشاہ عالیجاہ کا حال ضرور حوالہ قلم کرتا کسی طرح کی فکر اور اندیشہ ہوتا ہے
اول اوسکو رقم کرتا لیکن تعجب ہے اون وقایع نگارون کی دروغ بیانی پر جو کہ
اپنی خوبی اور واقفکاری اور غیب دانی کا جھنڈا ہوا سے آسمان پر بلند کرتے
اور اوسی زعم و در فرشاشی اور پیش گوئی سے ہر سبب لیتے اور ہمکل خود ایجاد
اور دروغ بیانی سے کبھی کبھی اصل نہین درج اخبار کرکے مشہور کر دیا تھا کہ روس
اور روم مین لڑائی ہے روس حملہ آوری پر تیار ہے بلکہ لندن اینکا بھی باہم
تجویز ارادہ کا خواستگار ہے علاوہ اسکے کمال دانائی اور واقفکاری سے ایسی ایسی
پیشین بندیون خود تراشیدہ کے مضمون لکھے تھے کہ خدیو مصر اور حق شناس خیرخواہ سلطان
کو کہ جو حضرت سلطان عالیشان کے الطاف و عنایتون کے نہایت شکر گذار اور ہیچ
مدار مین حضرت محتشم الیہ سے جدا اور خود مختار بننا تھی تجویز ظاہر کی ہے جنگ
سلطانی کی آسانی بتلاوی یہہ سب تحریرین اور خبرین بے بنیاد اونکی سچ ہم
کی بے اصل اور محض دروغ ہو گئین ہمارے اس ظاہر کی اور زیادہ صداقت مین
دوسری شہادت بھی ہم ظاہر کرتے ہین کہ اس [illegible] تک [illegible]
بھی مین تاریخ ۱۰ ربیع الثانی کا دوسرا اخبار جوائب آیا اور اوس مین رقم کیا ہے
کہ ولایت کے بہت معتبر اور نامور اخبار کے راقم لندن ٹایمس جسطرح بیان کرتے
ہین کہ بالفعل لندن مین جس روز بادشاہ روس کے بیان سے جانشین سب
بادشاہون کے سفیرون سے ملاقات کی اور ہر ایک سے مناسب حال بات کی اور دعوت
سفیر دولت علیہ عثمانیہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمارے اور دولت عثمانی کے درمیان
دوستی اور اتحاد کا بہت خوب [illegible] ہوا اور مستحکم ہے اور مین بہت چاہتا ہون

ہون اور کوشش کر رہا ہون کہ اس دوستی کو دوام کا استحکام اور ترقی ہو علاوہ ان کے شاہ [illegible] نے بحیثیت سفیر ایران انگلستان ایسا بیان کیا کہ ہمارا مقصود محض صلح ہے اور [illegible] مسٹر [illegible] صاحب [illegible] کی اس خبر کے خلاف چھاپا ہے حاصل کلام صاحب جواب کی اس تحریر سے بھی [illegible] والون [illegible] کی تحریر اور ان کی تجویز [illegible] خود تراشیدہ تقریر بالکل غلط ثابت ہے بس ایسی ملکی خبر و شتا بغیر تحقیقات کے لکھنا عوام کو فکرمند اور پریشان کرنا ہے کہ خاص پایۂ تخت قسطنطنیہ بارگاہ سلطانی کے اخبارون مین سوائے دوستی [illegible] کے کچھ برخلاف ملک کا ذکر نہین اور باہر کے اخبارون مین تیاری جنگ مشہور کر دی بلکہ غالب و مغلوب کا حال بھی اپنی تجویز اور دانائی سے ظاہر کر دیا اس سے زیادہ تعجب کیا ہوگا فقط

نوید فرحت جاوید ریاست فرخندہ بنیاد محمود آباد ملک اودہ

نہایت خوشی کا مقام ہے خبر تہنیت التیام آمد تحریر کی گئی ہے بشارت افزا [illegible] حال ہوا خیر اندیش دور افتادہ کو سرور کامل [illegible] کہ اس ہنگام سعید اور ایام بہتر از عید مین جناب مستطاب جلال رکاب امیر اعظم و رئیس معظم جناب امیر الدولہ سعید الملک **راجہ محمد امیر حسن خان بہادر** ممتاز جنگ والی ریاست محمود آباد ملک اودہ دام دولتہ کے مشکوی مبارک مین رانی صاحبہ کے بطن سے دختر بلند اختر پیدا ہوئی [illegible] خبر نزول [illegible] سے [illegible] شگفتہ ہو گئے خیر خواہون کو خوشی کی انتہا ہوئی باغبان حقیقی اوس نہال نو [illegible] کو والدین کے گلشن عاطفت مین [illegible] اور [illegible] پھولا پھلا اور ہمیشہ سلامت و شادان رکھے اب یہ دولت اندیش دور افتادہ مہتمم کشف الاخبار جناب راجہ صاحب بہادر کو مبارکباد دیتا ہے ملک اودہ کے رئیسان [illegible] ریاست مین [illegible] راجہ صاحب بہادر [illegible] علی خاندان [illegible] و بلند مرتبہ [illegible] صاحب ملک والی ریاست راجہ ہین زمانہ قدیم و در عہد سلطنت شاہان اودہ سے اس خاندان والا شان کی بڑی عزت اور اعتبار ہوتا آیا اور [illegible] سرکار قدر شناس گورنمنٹ انگلشیہ سے بھی اونکی خوش رفتاری اور بہت خیر خواہی اور وفاداری اطاعت سرکاری دیکھ کر رتبہ بڑھایا ہے باوجودیکہ راجہ صاحب ابھی نوجوان ہین مگر عقل اور دانائی علم اور تجربہ کاری حسن تدبیر اور انتظام ملکی مین یکتائے زمان ہین اوس خوبی تدبیر سے تمام ملک ریاست کا ایسا عمدہ انتظام کیا ہے کہ سب علاقہ اور گانون [illegible] آباد ہین رعیت سب آسودہ ہے خلایق کا دل شاد ہے تمام حکام ملک اودہ [illegible] صاحب کمشنر بہادر حاکم اعظم جناب ممدوح کی خوبیون سے بہت راضی و خوشنود ہین اوسکے سوا خلق اور مروت اور قدردانی اور سخاوت و علو ہمتی اور شجاعت مین جناب راجہ صاحب ستودہ صفات روزگار ہین [illegible] حکومت ریاست اور دولت خداداد اور ہر ایک کے ساتھ کمال اخلاق و الطاف سے پیش آتے ہین اہل علم و ہنر کی قدردانی فرماتے ہین خدا ایسے رئیس عادل اور امیر اہل کرم [illegible] کو ہمیشہ خوش اور بلند نام رکھے دولت اور اقبال مین دوام کی ترقی بخشے ۔

بہت بیخوفی اور زبردستی کی ڈاکہ زنی

اندنون ہندوستان کے بعضے علاقون کی طرف مسافران راہ کے لئے عجب [illegible] کا زمانہ ہے گویا حکام سابق اور بعضے حال کی حکومت [illegible] کی طرح [illegible] خار [illegible] خبر اور مضامین اخبارون سے منکشف حال کی کیفیت پر ملال [illegible] شہر مین [illegible] فاصلے پر گویا [illegible] سکندرہ کے رستے پر ایک بڑی بیخوفی کی ڈاکہ زنی اور سخت زبردستی کی لوٹ ہوئی جس سے مسافرون کو حفاظت راہ و نگہبانی پولیس کی امید ٹوٹ گئی کہتے ہین کہ اوسوقت [illegible] ہر قسم کے ہتیارون [illegible] سے مسلح تھے قاطع الطریق [illegible] اور واقع [illegible] کی ایک گاڑی [illegible] کے اس مین بڑی رقم نقد روپیہ کی لوٹ لیکر نکل گئے اور چھ سات نفر [illegible] کو بھی زخمی کر گئے اب اہلکاران پولیس اونکی تلاش کرتے ہین لیکن ابتک تو وہ بدکار کوئی نہین ملے اخبار بمبئی **اجمیر** کی خبر مین لکھتے ہین کہ اندنون ڈاکہ زنی کی وارداتین اور زیادہ ہو رہی ہین ایک [illegible] مین [illegible] جگہ سے غارتگری کی خبرین ملی ہین اول مقام [illegible] سے چار کوس دور [illegible] کی سرحد کے پاس [illegible] ایک بقال شادی کیواسطے [illegible]

لیاتے تھے جب مقام مرقومہ صدر میں پہنچے دفعۃً گروہ ڈاکوؤں کا آن پہنچا اور گھیر لیا اور جو کچھ مال و اسباب اونکے پاس تھا سب لوٹ لیا اور دو آدمیونکو تلوار سے گھایل کیا۔ دوسری لوٹ اجمیر سے آٹھ کوس کے فاصلے پر مقام [illegible] میں ہوئی اوسجگہ چار مسافرونکا زیور اور مال نقد لوٹا گیا اور ایک آدمی کو بندوق کی گولی مارکر زخمی کیا جو کہ زخم شدید لگنے سے مرگیا۔ اور ایک تیسری رہزنی مقام [illegible] کے نزدیک جو اجمیر سے آٹھ میل دور ہے وہان ہوئی مگر اوسکی بہت ہیبت ناک اور نہایت جفاکاری ہوئی چند آدمی قوم [illegible] اپنے عیال و اطفال کو لیکر اوس رسم مذہبی کیواسطے [illegible] نام کے مقام پر تیرتھ میں نہانے کو جاتے تھے جب مقام مذکور پر پہنچے تو یکبارگی ڈاکوؤں کا ایک گروہ مثل آفت ناگہانی کے اُن بیچارون پر آن پڑا ہر طرف سے محاصرہ کرلیا مرد و عورتون میں چند آدمیونکو بہت زخمی کیا اور جسقدر مال و اسباب عورتونکا زیور وغیرہ تھا سب لوٹ کر چلے گئے اور کوئی حرامی ابتک گرفتار نہین ہوا سراغ تک بھی کسیکا نہین لگا اکثر لوگ ظاہر کرتے ہین کہ یہ سب وارداتین پولس کی غفلت اور بے پروائی سے ظہور پاتی ہین پولس بالکل بے ہوش معلوم ہوتی ہے فقط تنخواہ لینے سے کام رکھتے ہین تھوڑے دن ہوئے کہ ایک بیچ بازار [illegible] کسی عیار جفاکار نے ایک مار ڈالا تھا اوسکا بھی کچھ پتا اہل پولس نے نہین نکالا اوسکے بعد اور طرفہ ماجرا سنئے کہ خود پولیٹکل ایجنٹ جو دیہور کے ڈیرہ و خیام لگا ہوا تھا اوسکے [illegible] گھوڑون [illegible] جانور کو چرا لے گئے گویا چراغ تلے اندھیرا [illegible] اور اہالیان پولس کو کچھ خیال اور خوف نہوا [illegible] اوس اخبار

کشف الاخبار ان خبرون اور قریب شہر کی ایسی بڑی ڈاکہ زنیون اور پولس کی بے خبریون اور نالایقیون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر یہ پولس کا مال اور تنخواہ کے علاوہ فایدہ کثیر کی بول چال جو سماعت مین آئی ہے سچ معلوم ہوتی ہے۔

لندن کے تارے اور پارسی اخبارچیون کی اظہار بے تمیزیسے سرحد ترکی اور ایران کی خبر

پارسی اخبار یہ لکھتے ہین کہ لندن کے تار سے [illegible] تار پر خبر [illegible]

قوم مغل حاجیونکو علداری ترکی کے کردون نے لوٹ لیا تھا اس سبب سے سرحد ترکی کے لشکر پر مغلون نے حملہ کیا اور حد ایران مین بھاگ کر آئے [illegible] چھڑانے والے ترکیونکو قید کرلیا یہ حال معلوم ہونے سے جبکہ ترکیون نے اون [illegible] مانگا تو اونکی درخواست منظور نہین کی اگر یہ درخواست منظور نکرینگے تو سلطان روم نے لڑائی کرنیکی دھمکی دی ہے اس معاملہ کا فیصلا ابھی نہین ہوا بلکہ اب وہ بہت وحشتناک حالت پر آیا ہے۔

پارسی اخبارچیون کی بے تمیزی اور تعصب خبر مرقومہ صدر تو اونہون نے تار کے نام لکھی تھی مگر اوس مین بھی حضرت سلطان روم کا حضرت شاہ ایران سے بغیر کچھ تحریرات اور گفتگو کے ایسی دوستی اور یکجہتی طرفین کی حالت مین جھٹ سے آمادہ **جنگ ہوجانا** اور لڑائی کی دھمکی سنانا بہت تعجب اور خلاف قیاس ہے علاوہ اوسکے پارسی صاحب جو اپنے کو اخبار نویسی اور اس پیشہ جلیلہ کا واقف کار عاقل اور دانا سمجھتے ہین اوسی خبر تحریر یافتہ بعد کے اوپر اپنی اوسی اخبار نویسی کا آرٹیکل کسی بے تمیزیسے لکھتے ہین کہ جس سے بالکل حماقت اور جہالت ظاہر ہوتی ہے یعنے لکھتے ہین یہ سرحد جسکا حال تار مین لکھا ہے وہ کربلا کی سرحد ہوگی جہان شیعہ لوگ حج کرنے کو جاتے ہین **کشف الاخبار** واہ جی پارسی اخبارچی اسی بے تمیزی اور بیوقوفی پر اخبار نویسی کرتے ہو جو کہ مقام حج شریف اور کربلا معلی کو نہین جانتے کربلا مین حج نہین ہوتا ہے اور کوئی مذہب شیعہ کا آدمی یا مغل لوگ ہرگز نہین کہتے ہین کہ ہم کربلا مین حج کرنیکو جاتے ہین اس جہت سے ایسا لکھنے والا سراسر جاہل اور گنوار بالکل جھوٹا ہے دوسرا یہ لکھا ہے کہ جس ملک مین کربلا ہے وہان ترکی کی علداری نہین ہے سبب وہان حج کرنیکو جانے والے مغلون شیعہ کو ترکی لوگ ہمیشہ حیران کرتے ہین اور لوٹ لینے مین تامل نہین کرتے۔ یہ بھی اوس لکھنے والے کی نہایت حماقت اور دروغ بیانی ہے حقیقت مین کربلا معلی مین حضرت سلطان المعظم قیصر روم کی علداری ہے اور حاکم رومی مع افواج ترکی وہان حفاظت کیواسطے رہتا ہے اور دوسرے سرحد [illegible] ارض مقدس جماعت عرب وغیرہ وہان بود و باش کرتے ہین اور

ہزاروں مذہب شیعہ بھی کربلا میں سکونت کرتے ہیں اور لاکھوں زوار مذہب شیعہ اور
ہزار ہا مغل واسطے زیارت کے جاتے ہیں ترک لوگ مغل یا دوسری قوم شیعہ
مذہب کو ہرگز ہرگز نہیں ستاتے ہیں بلکہ حکام ترک سب کی حفاظت کرتے ہیں اس
تحریر میں بھی پارسی اخبار چی بالکل جھوٹا اور کاذب ہے اوسکی لکھنے کا ہرگز
اعتبار نہیں ہزار ہا مغلوں کا قافلہ ہمیشہ کربلا معلی کو واسطے زیارت کے جاتا ہے
ترکی لوگ کسیطرح کی مزاحمت نہیں کرتے ہیں اور کربلا معلی میں جو ہوتا ظلم
ترکوں اس واقف کاری پر اخبار چی بناتا ہے ایسی بات کوئی جنگلی گنوار بھی نہیں سمجھے
گا اور کوئی قبول بھی نہیں کریگا کہ جو کربلا معلی میں ہوتا ہے اس پارسی
اخبار چی بے تمیز اور جاہل بے علم نے سب مسلمانوں کے ساتھ اپنا دلی کینہ اور بغض
اور حسد ہونے سے کسقدر جھوٹ لکھا ہے علاوہ اوسکے اور سنئے کہ بادشاہ عظیم الشان
کے باب میں اپنی قوم کی جلن سے کلام بے ادبانہ کرتا ہے اوسی آرٹیکل سراسر
دروغ میں لکھتا ہے کہ فی الحال کے بادشاہ ناصر الدین شاہ ایران دین کی پیروی
کرنیوالا بہت نہیں ہے مگر اوسپر بھی جب وہ کربلا کا حج کرکے آیا ہے اس سبب سے
اوس جگہہ کی عزت مغلوں میں زیادہ ہوئی ہے اور ان دنوں جو ان حج
کرنیوالوں مغلوں پر ترکیوں کا حملہ ہوا وہ دین جنونکے سبب سے لوٹ پانیکے ارادہ
سمجھے میں آتی ہے اور ترکی سرکار اپنے ملک عربستان کی حکومت اچھی کرتی
اگر چاہے تو کربلا کے حاجیوں کی حفاظت بھی کریسکے مگر اوس موافق جو نہیں کرتی ہے
اس سبب سے ایسا گمبیر امر رتبہ ہوتا ہے ایران اور ترکی کی سرحد کا فیصلہ انگلنڈ
نے اپنے ذمے قبول کیا ہے اور اوسکا فیصلہ ان تینوں ریاست کے کمشنر کرینگے
مگر اونکے انفصال کرینکے اول ہی سرکار ترکی تلوار سے تو جھگڑا کرنا چاہتی ہے
ایسا معاملہ فی الحال ظاہر ہوا ہے اگر سرکار انگلنڈ اور روس درمیان میں پڑکر
فیصلہ نکرینگے تو ترکی کی سرکار لڑائی برپا کرنے قابل نکریگی اوس میں اوسکی
طول عبارت راقم پارسی نے اپنی جہالت کی دانائی سمجھکر لکھی ہے اور سنئے ذات
والے ایرانی پارسیوں پر سرکار ایران میں جزیہ لیکے کینہ اور بغض کے
باعث سرکار ایران کی کم زوری ظاہر کی ہے یہ سب تحریر راقم پارسی کا

کی بالکل غلط ہے حضرت سلطان مرحوم اور حضرت شاہ ایران کے باہم رابطہ اتحاد
اور دوستی کا بدرجۂ کمال مستحکم ہے بلکہ دونوں شاہان عظیم الشان اہل اسلام
میں محبت دوستی اور یکجہتی روز بروز زیادہ ہوئی جاتی ہے یہی پارسی
سابق میں شاہ ایران کے انتظام ملکی اور لشکری کی بہت تعریف لکھتے تھے کہ جبکہ
شاہ ایران لندن میں تشریف لائے اور جبکہ پارسیوں نے اپنی ذات بھائی ایرانی
پارسیونکا جزیہ معاف کرانیکو لندن میں اس غرض سے عرضی دی تھی کہ حضرت شاہ
موصوف لندن میں وہ ایک پارسیونکو دیکھکر خیال کرینگے کہ پارسیوں کی لندن میں سمائی
ہے اور یہاں موجود ہیں اس سبب سے ہماری بزرگی زیادہ جانکر عرضی پر توجہ
دیکر معاف کردینگے مگر جبکہ شاہ محتشم الیہ نے اوکی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی اور عرضی کو دیکھا
تک نہیں ملک ایران میں جیسے تھی تب یہ اپنی چالاکی سے مایوس ہو گئے جب سے اپنے
دلوں میں بغض زیادہ رکھتے ہیں اور سابق کی تعریفوں کے بدلے اب اس طرح کے
کلمات سبک اپنے گجراتی اخباروں میں لکھتے چلے جاتے ہیں کہ اس ہیچ زبان گجراتی
کی تحریر کسی مغل یا ایلچی یا سفیر ایرانی کو کیا معلوم ہوگی اپنے ذات بھائیوں کے
دکھانیکے لئے دلکے پھپھولے توڑتے ہیں مگر جسوقت اس مذہب والوں کا حال کسی
سفیر ایرانی تک کسی نے ظاہر کردیا اور وہاں سے اہلکاران دربار ایران میں پہنچ
گیا تو جزیہ بہت اچھی معاف ہو جائیگا اور اس تحریر بے ادبانہ کا مزا بہت اچھی
طرح چکھنا پڑیگا جیسا کہ صدر میں تحریر کیا گیا ہے کہ شاہ ایران کے دین کے پیرو نہیں ہیں
اور بہت کم زور ہیں کیا عجب ہے کہ یہہ حال جناب عالیجاہ مرزا فضل اللہ خانصاحب
جنرل کانسل شاہی جانشین بمبئی کے گوش گذر ہو جاوے کوئی مغل صاحب
اس مضمونکو سنا دیوین۔ **اظہار** اسوقت ایک خط مع تحریر ذیل بذریعہ
ڈاک اخبار ہمارے پاس آیا لہذا حسب دستور نامہ نگار کے تحریر بموجب بجنسہ چھاپا
معلوم ہوتا ہے **ہذا خط** مہربان من منشی صاحب بانی کشف الاخبار سلامت
بعد سلام کے معلوم ہو کہ میرے ان چند سطروں کو آپ مہربانی فرما کے اپنے اخبار
نزہت آثار میں جگہہ دیجئے اور راستگو کو ممنون احسان فرمائیے ویسے کر
ہم بہت خوش ہونگے کہ ہمارے کرم فرما شفیق جناب محمد حسین صاحب کشمیری اور

حاجی محمد ابراہیم صاحب شیخ جیکین یہ دو شخص بہت صاحب عقل و شعور
رہنما خیال کنندہ نزدیک دو دو میں انکی عقل رسا پر آفرین ہے کہ اس بام میں
ان حضرات نے جدید شادوری کی مسجد جامع قبول نفرمایا اور خود کو اہتمام مسجد
شہر کو نماز پڑھانے سے خوب بچایا ایمانداری اور خوف خدا اسی کو کہتے ہیں ہم کہ
عہدہ شادوری بکار فقط آنری ہی بس بول اٹھے اور یہ کلمہ اونکے منہ سے نکلا بس
بس بس ای صاحب یہ تو فرمائے کہ قاضی صاحب وقت کے چوپے اور عقل کے
سپورٹ کوئی اونکو اس بستی کے شہر اور شادوری نہ ملا کہ نان سینس نان
سینس والے صاحب کو عہدہ شادوری سے سرفراز کیا واہی ناظم ہیں ہر این عقل و شعور
تو سیان گم شد ملک خدا گرفت — ای قاضی جی جماعت سلمین کی شان
کے باب میں بہت کچھ استفسار کرنے والے ہیں آپ ہوشیار رہیں فقط
درانم راست گو (مقام دستخط)

مجسٹریٹ صاحب بمبئی

اس اخبار کے صفحہ اول میں صاحب ٹائمس آف انڈیا کی تحریر بموجب یہ خبر لکھی گئی
ہے کہ مسٹر اینڈرسل مینباپولس کے بمبئی کے بڑے مجسٹریٹ کی جگہ تجویز ہوگئے ہیں
مگر بعد اوسکے تاریخ ۲۹ جون کے اخبار میں صاحب ٹائمس نے ایسا لکھا ہے کہ
مسٹر ہیری کوپر صاحب تاریخ ۹ وہ جو نکو بمبئی کے سیکنڈ مجسٹریٹ مقرر ہو کر کرسی
نشین جگہ پہنچے اور مسٹر ڈوسابھائی فرامجی صاحب دوم مجسٹریٹ کی جگہ کھڑ
گانوں میں آئے اور نانا موروجی درجہ سیوم مجسٹریٹ کی جگہ قلابہ
پولیس میں گئے ۔

اخبار کے فوائد

حاکم حقیقی کا شکر و سپاس ہے کہ جسنے ایسے حاکم عادل کے سایہ علیت میں
ہم لوگونکو پناہ دی کہ جسکی اونسے شفقت وعنایت سے آزادی کا تاج ہمکو عنایت
کیا جسکے ذریعہ سے ہم ہر طرح کے اپنے دل خیالات کو اخبار وں کا رستہ جس طرح
بہتر سمجھتے ہیں بذریعہ اخبار گوش زد کر سکتے ہیں — چونکہ اسی اخبار کے ذریعہ
سے ہم اپنے نقصانات کو گورنمنٹ کے گوش گذار کر کے اوسسے امیدوار
حفاظت کے ہو سکتے ہیں اور طرح طرح کے فوائد اسیکے ذریعہ سے گورنمنٹ سے
ہم تک پہنچ سکتے ہیں پس ضرور ہوا کہ فوائد اسکے بطور مشتے نمونہ از خروارے
تحریر کئے جاتے ہیں تا او لوگ بھی اوسکی خوبی اور عمدگی سے تا واقف ہیں
بعض اشخاص جو بوجہ خوبی عقل و کیاست کے ناظرین اخبار کو نگاہ حقارت
سے دیکھتے ہیں اور اون پر حملہ کرکے فرماتے ہیں کہ انکو دس بارہ روپیہ
سالیانہ دینا — گویا غم خواری بزرجمہر کا مضمون صادق آتا ہے اسواسطے کہ
اخبار وں میں صحیح خبریں بہت کم ہوتی ہیں کیونکہ یہ لوگ صرف رنگینی اخبار
اور بہ سبب مضمون بلکہ اپنے فائدے کے واسطے اخبار کو ایسے مضامین سے بھر دیتے
ہیں جنکے دروغ ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا اسواسطے کہ ایک عجائب
سمجھکر بخوشی لیا کریں ایسی ایسی خبروں کو راست جاننا اور اوس میں روپیہ
ضایع کرنا محض عقل کو چھوڑنا ہے — جاننا چاہئے کہ یہ بالکل اونکی غلط
فہمی ہے اخبار بالکل دروغ سے بھرا اور نامعتبر باتوں سے بھرا ہوتا کیونکہ تمام
وار و مدار اہلکاران سرکار کا اسی پر ہے مصرعہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا
ماند مسلمانی — اگر اخبار ہی جھوٹھ و نا معتبر ہو تو انتظام مالی و ملکی میں بہت
بڑا نقصان واقع ہو علاوہ اسکے ان لوگونکو اس قسم کی آزادی نہیں ہے
کہ دروغ و خرافات سے اصل بات کو مشتہر کریں بلکہ درصورت ثبوت دروغ
یہ کیا سخت سزا نہیں ہے کہ ہم چشمونکے روبرو آنکھ چرانا پڑے پس اس خوف
سے یہ لوگ ہرگز نا معتبر بات درج اخبار نہیں کرتے — پس ایسی احتیاط اون
پر اسکی نسبت گمان دروغ کرنا سراسر خطا ہے اخبار کے فائدے جیسے کہ میں عام
ہیں کیونکہ اخبار وں ہی کے ذریعہ سے صدہا فوائد متصور ہیں چنانچہ جو نئی چیز
کسی جگہ ایجاد کیجاتی ہے فوراً اخبار ہی کے سبب سے اوسکی اطلاع ہوتی ہے
اور جب کسی نوع کا ظلم رعایا پر ہوتا تو فوراً اخبار ہی کے ذریعے سے گورنمنٹ کو
اطلاع ہوتی رہتی ہے اور ہر حاکم کی ترقی و بحالی و تبدیلی کا حال
اسی سے معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک ملک کے آب و ہوا اور غلہ کی گرانی اور
ارزانی اور تنازع باہمی اور اطراف و جوانب کے جھگڑے و فساد کا حال
اسی سے معلوم ہوتا ہے اخبار ہی کے سبب سے دور دور کے ملکوں کی کیفیت اور
شہنشاہوں کی رعایت اور بادشاہوں کی عنایت کا حال گویا ہم اپنی

آنکھوں سے دیکھتے ہیں اسیکے ذریعہ سے ہر ایک سررشتہ کی ترقی و تنزلی اور اوسکے منتظموں کی کارگذاری اور حکام کا انتظام معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک شہر و ضلع کے مقدمات دیوانی و فوجداری سے اور اونکی سزا کے اسی کی بدولت دیکھنے میں آتے ہیں اور ہر ایک مقام کے انقلاب و حوادث و سیلاب دریا و بارش باران و آسائش زمینداران کا حال اسیکے ذریعہ سے دیکھنے میں آتا ہے اسی کی بدولت شہروں کی مردم شماری وغیرہ و تمام سڑک کی تیاری کا حال معلوم ہوتا ہے اسی سے طلبائے مدارس کی لیاقت اور بدمعاشوں کے روزگار کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اسی سے ہر ملک کے میلہ و تماشے و اہتمام شادی و خانہ بربادی کا حال معلوم ہوتا ہے اخبار ہی کے ذریعہ سے گورنمنٹ تمام احکام قابل التعمیل اپنے ماتحتوں و رعایا کو جو صدہا کوس کے فاصلہ پر ہیں گوش زد کر سکتے ہیں اسیکے ذریعہ سے گورنمنٹ کے احکام کی جلد اشاعت ہو جاتی ہے چونکہ اہل مطابع ہند باب اخبار نویسی کے آزاد ہیں اسواسطے حکام اہل ملکی سے جو خلاف عدل و انصاف دیکھتے ہیں فوراً بذریعہ اخبار کے گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں جسکا انسداد بہت جلد ہو جاتا ہے اسی کے سبب سے حکام کی کارگذاری مشتہر ہوتی ہے اور اسیکے ذریعہ سے رعایا کی خوشنودی و ناراضی کے واسطے طرح طرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں اور جس بات میں رعایا کا کسی قسم کا ذرا بھی ضرر ہوتا ہے اسی میں شائع ہونے کے سبب سے گورنمنٹ سے اوسکا تدارک کیا جاتا ہے ۔ اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک ضلع کے حکام اپنے ماتحتوں کی حسن کارگذاری اسیکے ذریعہ سے سنکر خود بھی مستعد خوش انتظامی کے ہوتے ہیں اور در صورت برعکس ہونے کے محترز و عبرت انگیز ہوتے ہیں فقط اخبار ستار ہند میں جسقدر زیادتی کیجاوے کم ہے

رقیمہ تہذیب ۔

چین

اب تک اہل چین کو بیگانہ ملک والوں سے کسی طرح کا تنفر حاصل ہے جیسے کہ چند سال پیشتر تھا چنانچہ چین کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ مقام ٹانکو میں جبکہ یورپینوں کی ایک جماعت مع لیڈیوں اور ایک ایلچی ممالک یورپ کے بتقریب سیر نکلی تو چینیوں نے اس مجمع کو دیکھکر اون پر پتھر برسائے مگر خوش قسمتی سے کسی ایک کے پتھر نہ لگا ۔ میسور اخبار

انگلش میل مورخہ ۱۵ جون میں رقم ہے کہ مقام ٹانکن میں چینیوں نے اپنے تنفر سے منجملہ ۲۰ ہزار عیسائیوں کے جو ممالک چین میں سکونت پذیر ہیں دس ہزار عیسائیوں کو ایک دم میں مار ڈالا اس قتل عام کی پادریوں کی سوسائٹیوں میں ایک تہلکہ مچ گیا ہے ۔۔

بمبئی کے سفارتخانہ سلطانی دولت عثمانی میں جلسہ تہنیت تخت نشینی سالیانہ حضرت سلطان سلیمان شان قیصر روم

دبیر عظیم تہنیت رقم اپنا مضمون نوید فرحت مشحون حیز تحریر میں لاتا اور کیفیت دلپذیر اورنگ نشینی سلطان اسلام سناتا ہے معلوم ہو کہ زمانہ قدیم اور ایام دیرینہ سے سب بادشاہوں اور بادشاہوں میں یہ رسم چلا آتا ہے کہ جس روز اور تاریخ سال میں کوئی بادشاہ گیتی پناہ وارث تخت و تاج اپنے اورنگ سلطنت پر اول مرتبہ جلوس فرماتا ہے باختیار فرمانروائی و سلطنت داری کا اپنے دست قدرت میں لاتا تو جب دوسرے ہر سال کے اوسی مہینا اور تاریخ کو روز مبارک جانکر خاص سرکار شاہی میں بہت عظمت اور شان کے ساتھ دربار عظیم الشان ہو کر ہر سال روز اول کے موافق بادشاہ تخت سلطنت پر جلوس فرماتا ہے اور سب وزرا اور امیران عالیشان و ارکین دولت حاضر ہو کر نذر دیتے ہیں اور خلعت وغیرہ سے سرفراز کئے جاتے توپونکی سلامی وغیرہ ہوتی ہے مثل عید کے نہایت خوشی ہوتی ہے اوسی موافق تمام ممالک محروسہ کے حکام اور سفیر اپنے مقامات مامورہ میں مثل عید کے اوس جشن کی خوشی کرتے ہیں چنانچہ امسال اس معمورہ بمبئی کے جانشین سفیر سلطانی عالیجاہ جناب حسین حسیب آفندی سر شہبندر الدولۃ العلیۃ عثمانیہ نے ۲۶ جون کو جشن جلوس اورنگ نشینی حضرت شہنشاہ اسلام پناہ سلطان سکندر نشان و قیصر روم خلد اللہ ملکہ کے جشن مبارک تخت نشینی سالیانہ کا روز اور تاریخ سعید سمجھکے بہت شوکت و شان کی

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوکا سی محلہ کے ناکے پر